تقلید

نفع ونقصان کے آئینہ میں

مرتب

محمود حسن غازی قاسمی

منجانب

انجمن تحفظ شریعت، الہ آباد

۱۔ تقلید شیطانی چالوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے :۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق شیطان ہم انسانوں کا کھلا دشمن ہے وہ اپنے پورے لاؤلشکر کے ساتھ ہم پر ایسے وار کرنے اور تیر چلانے کے چکر میں رہتا ہے جس سے ہم صحیح راستہ بھٹک کر غلط راستہ پر چلنے والے بن جائیں ان میں ایسے ماہرین بھی ہیں جن کی خفیہ چال اور وار سے بڑے بڑے دیندار بھی نہیں بچ پاتے البتہ وہ لوگ جو علمائے کرام کو اپنا سرپرست بناتے ہیں ان کی فرمانبرداری کا پٹہ (تقلید) اپنے گلے میں ڈالتے ہیں وہ اکثر وبیشتر شیطان کی چالوں سے بچ جاتے ہیں اس کے مقابلے میں وہ شخص جو اپنی سمجھ کو اپنا سرپرست قرار دیتا ہے کسی عالم اور امام (امام ابوحنیفہؒ وغیرہ) کی فرمانبرداری کو دین کا نقصان جانتا ہے ایسا آزاد شخص ہر وقت شیطانی فوج کا نرم چارہ بنا رہتا ہے اور اسکے بھٹکنے کے امکانات تقلید کرنے والے کے مقابلے میں کئی گنا بڑھ جاتے ہیں کیونکہ مقلد کو سینکڑوں علماء کی مدد حاصل رہتی ہے اور یہ حضرات ہر موڑ پر اس کو فتوؤں اور مسئلوں کا حوالہ دے کر روکتے ٹوکتے اور سمجھاتے رہتے ہیں۔

۲۔ تقلید نماز کی دعا صراط الذین انعمت علیہم پر عمل کا موقع فراہم کرتی ہے :۔

روزانہ نماز میں کئی بار ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں کے راستہ پر چلا جن پر تو نے انعام کیا ہے اور قرآن شریف میں دوسری جگہ ارشاد ہے۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور بزرگ حضرات یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے (النساء۔ ٦٩) اس سے پتہ چلا کہ نبی کے راستہ کے ساتھ ساتھ اور بھی نیک حضرات ہیں جن کے راستہ پر چلنے کی ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہیے کیونکہ ان لوگوں کا راستہ نبیؐ کے راستہ کے مخالف ہو ہی نہیں سکتا اب ذرا سوچیں جو لوگ اللہ اور رسول کے راستہ کے علاوہ دوسروں کے راستہ کی طرف دیکھتے ہی نہیں وہ کہاں سورہ فاتحہ کی دعا کا حق ادا کر سکتے ہیں!

۳۔ تقلید نفس پرستی کی بیماری سے حفاظت کا ذریعہ ہے :۔

نفس شیطان کا ایسا خفیہ ایجنٹ ہے جس کا وار نبی اور ولی سبھی پر ہوا اس سے حفاظت کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اپنی لگام کسی دوسرے اعلیٰ

دیندار کے حوالہ کردے اور انہیں کی سرپرستی میں زندگی گزارے جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے (ترجمہ) اگر تم کو علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لو (النحل ۴۳) اسی کے راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو (لقمٰن ۴۵) اس کے برخلاف وہ شخص جس نے اپنی لگام اپنے نفس کے حوالہ کر رکھی ہے مختلف عالموں کے بتائے ہوئے مسئلوں پر عمل اپنی سمجھ اور رائے کی بنیاد پر کرتا ہے اس کے لئے نفس پرستی کے الزام سے بچنا نہایت مشکل ہے۔

۷۔ تقلید انانیت وتکبر کے جراثیم ختم کر کے تواضع کی خصوصیات پیدا کرتی ہے:۔

جس شخص نے اپنا مزاج اطاعت وفرمانبرداری اور تقلید والا بنالیا ہے وہ انانیت وتکبر سے بھی محفوظ ہوگیا کیونکہ یہ چیز وہی اختیار کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو کمتر اور علماء اور اماموں کو اپنے سے ہزاروں گنا بہتر سمجھتا ہے یہی چیز جب اس کی عادت بن جاتی ہے تو وہیں اس کے دل میں تواضع کا ایک پودا اگ آتا ہے جس کے پھلوں سے وہ زندگی بھر فائدہ اٹھاتا ہے اس کے مقابلے میں وہ شخص جو چند اردو کی کتابیں پڑھ کر عالموں اور اماموں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا اور اپنی سمجھ پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ

کرتا ہے تو اس کے دل میں انانیت وتکبر کا مرض جنم لے لیتا ہے جو اس کو زندگی بھر نقصان پہونچاتا ہے۔

۵۔ تقلید تابعی اور تبع تابعی کی رائے پر عمل کا موقع فراہم کرتی ہے :

تقلید کرنے والا ایسے شخص کی رائے پر عمل کرتا ہے جن کا ایک یا دو واسطوں سے اللہ کے رسولؐ سے تعلق ہوتا ہے اور جو خیر القرون (اچھا زمانہ) کے رہنے والے تابعی یا تبع تابعی ہوتے ہیں جب کہ اماموں کی تلقید نہ کرنے والا یا تو کسی کا دامن تھامتا ہی نہیں یا پھر چند ایسے لوگوں کا دامن تھامتا ہے جن کی ایمانداری ہمیشہ خطرے میں رہتی ہے اور ایسے کنوؤں سے سیراب ہونے کی کوشش کرتا ہے جن پر ''برے زمانہ'' کا داغ لگا ہے۔

۶۔ تقلید اطاعت وفرمانبرداری کا عادی بناتی ہے :

اطاعت وفرمانبرداری ایک مقلد کے مزاج میں ہوتی ہے وہ اپنے علماء اور اماموں کی رائے کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دیتا ہے بارہا ایسا

ہوتا ہے کہ کسی مسئلہ کی حکمت اس کو سمجھ میں نہیں آتی اس کا ذہن مطمئن
نہیں ہوتا لیکن اپنی سمجھ اور رائے پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے وہ اپنے علماء
کی اطاعت کرتا ہے اس کا یہ انداز۔ اطاعت وفرمانبرداری کو اس کا مزاج
بنا دیتا ہے اس کے برخلاف ہر مسئلہ کو اپنی سمجھ پر پرکھنے والا اپنے بڑوں
کے لئے ہمیشہ دردسر بنا رہتا ہے۔

۷۔ تقلید دلوں میں صحابہ کی محبت وعظمت کو بڑھاتی ہے :-

مقلد کا دل صحابہ کی محبت وعظمت سے روشن رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ
وہ ان کی رائے اور عمل کو سر آنکھوں پر رکھتا ہے اگر ظاہری اعتبار سے آپؐ
اور صحابہؓ کی بات میں ٹکراؤ نظر آتا ہے تو صحابہ کی بات سے بالکل آنکھ نہیں
بند کر لیتا بلکہ بیچ کا مفہوم نکالنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کا یہ عقیدہ
ہے کہ ہم سے زیادہ آپؐ کے قول اور فعل کو صحابہ سمجھنے والے تھے اس لئے
یہ تو ممکن ہے کہ کوئی صحابی ظاہر حدیث سے الگ عمل کرنے والا ہو لیکن یہ
ناممکن ہے کہ وہ مرضی رسول سے ہٹ کر اپنی مرضی پر عمل پیرا ہو جائے مقلد
کا یہ خیال اس کے دل کو صحابہ کی محبت وعظمت سے بھر دیتا ہے۔

۸۔ تقلید دین میں تفقہ (مہارت) کی ذمہ داری سے سبکدوش کرتا ہے :۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ترجمہ) یوں کیوں نہ کیا کہ ہر ایک جماعت میں سے نکل جاتے چند اشخاص تا کہ دین میں سمجھ پیدا کرتے (التوبہ ۱۲۲) اس سے ثابت ہوا کہ دین میں ماہرین کی جماعت کی تیاری امت کے ہر شخص پر فرض ہے یا تو آدمی خود ماہر بن جائے یا پھر ماہروں کی قیادت قبول کر لے اور بڑی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے اگر کسی نے ان دونوں میں سے کچھ بھی نہ کیا بلکہ خود ہی نام کا ماہر بن بیٹھا تو اس نے بڑا غلط راستہ اختیار کیا اگر کسی نے اپنی عقل کو کسوٹی مان کر کبھی کسی کی تو کبھی کسی کی بات مان لی تو درحقیقت اس نے کسی کی نہ مان کر اپنی عقل کو اپنا امام مان لیا اور یہ بڑے خطرے کی بات ہے۔

۹۔ تقلید سے دلوں میں علماء کی عظمت بڑھتی ہے :۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”خدا سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں (فاطر ۲۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں (ابوداؤد 3641) ان ارشادات کی

روشنی میں علماء کا احترام کرنا ان سے محبت کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے اور مقلد کا چونکہ مزاج ہی بڑوں کا احترام کرنا ہوتا ہے اس لئے وہ اس فرض کو بخوبی انجام دیتا ہے بلکہ لگاتار اس کی محبت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جب کہ غیر مقلد کو بارہا دیکھا گیا کہ وہ نہ صرف علماء بلکہ اماموں کی شان میں بھی بے ادبی و گستاخی کرنے سے نہیں جھجھکتے۔

۱۰۔ تقلید سے احیائے دین وتبلیغ کو تقویت ملتی ہے:-

مقلد حدیث میں آئے مختلف فیہ مسائل (ایسے مسئلے جس میں امت کی ایک رائے نہ ہو) سے یکسو ہو کر ایک امام کی رائے پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی صلاحیت وقت اور پیسہ دین کو پھیلانے اور مردہ دلوں میں دین کو زندہ کرنے میں خرچ کرتا ہے جس سے دین کو قوت حاصل ہوتی ہے اس کے برخلاف غیر مقلد مختلف فیہ مسئلوں میں وہ رائے جو اس کو بہتر اور وزن دار لگتی ہے اس کو پھیلانے اور پوری امت کو اس پر لگانے میں خرچ کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی بہترین صلاحیتیں دین کی ترقی میں نہ لگ کر مسلک اور ذاتی رائے کے پھیلانے میں لگ جاتی ہیں۔

غیر مقلدین کی نظر میں تقلید کے نقصانات

۱. تقلید الله اور اس کے رسول سے ہٹا کر دوسروں کی غلامی کا طوق گردن میں ڈالتی ہے :۔

تقلید کرنے والا اس طوق کو گردن میں ڈالتا ہے جس کے ریشہ ریشہ میں قرآن وحدیث ہوتا ہے اور اس کے جزء جزء میں قرآن وحدیث کی تعلیمات پیوست ہوتی ہیں۔ اگر دینی راستہ پر کسی کی رہنمائی میں چلنا گلے میں اس کا پٹہ ڈالنا ہے تو پھر مقلد تو ایک ہی پٹہ ڈالتا ہے جب کہ غیر مقلد ایسے سینکڑوں پٹے گلے میں ڈالے پھرتا ہے اور رٹ یہ لگاتا ہے کہ اس کے گلے میں کسی کا پٹہ نہیں ہے۔ آج کون ہے جو یہ دعوہ کر سکے کہ وہ بغیر کسی کی رہنمائی کے خود قرآن وحدیث کے سبھی مسائل کو فیصلہ کن انداز میں سمجھ سکتا ہے؟

تقلید بخاری ومسلم کی اعلیٰ حدیثوں سے ہٹا کر ادنیٰ حدیثوں پر عمل کرواتی ہے:۔

یہ بات سراسر غلط ہے تقلید کرنے والا دس بیس نہیں بلکہ بخاری ومسلم (کی) سبھی حدیثوں پر عمل کرتا ہے سوائے ان حدیثوں کے جس کے مفہوم (ان) سے دوسری حدیثیں ٹکراتی ہیں ایسے موقع پر وہ حدیث کا ماہر نہ بنتے (ہ)وئے کسی ایک امام کی بات مان لیتا ہے جو اسے یہ بتلائے ہیں کہ اس کو (ک)س حدیث پر عمل کرنا ہے۔ بخاری ومسلم کو اعلیٰ مقام صرف اس لئے (ح)اصل ہے کہ اس کے تقریباً سبھی راویوں میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) استاد کے پاس کے لمبے زمانہ تک رہنا، (۲) حافظہ کا مضبوط ہونا......اب کیا وہ حدیثیں جو بخاری ومسلم کے علاوہ ہیں صرف اس بنیاد پر ان کے راویوں کی بات کو کنارے رکھ دیں گے کہ وہ استاد کے پاس زیادہ زمانہ تک نہیں رہے یا ان کا حافظہ بہت اعلیٰ نہیں تھا۔ ہرگز نہیں، بلکہ کس حدیث پر عمل کرنا ہے اس کی بنیاد راوی کا دینی مقام، اس کی سمجھ امت کے اکثر علماء کا عمل اور حدیث کا منسوخ نہ ہونا قرار پائے گا نہ کہ کچھ اور۔

۳۔ تقلید میں زیادہ تر ضعیف حدیثوں پر عمل ہوتا ہے:۔

یہ الزام بھی حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ ضعیف حدیث پر صرف اس صورت میں عمل کیا جاتا ہے جب کوئی صحیح واضح حدیث نہیں ہوتی یہ الگ بات ہے کہ ہم کسی ماہر حدیث کی رائے کی بنیاد پر حدیث کو صحیح سمجھتے ہیں تو دوسرا اسی کو ضعیف سمجھتا ہے۔ اگر صرف کسی کے ضعیف کہہ دینے سے (دوسرے ماہرین کے برخلاف) کوئی حدیث ضعیف ہو جاتی ہے تو پھر بخاری شریف کی کئی حدیثوں کو بھی ضعیف کہا گیا ہے کیا ہم اسے بھی تسلیم کرلیں گے۔

٤۔ تقلید رسولِ اکرم ﷺ سے ہٹا کر صحابہؓ کے عمل کو اختیار کرتی ہے:۔

اس بات کے ساتھ یہ بات بھی ماننی پڑے گی کی صحابہ (نعوذ باللہ) آپؐ کے ارشاد اور مزاج سے واقف ہونے کے باوجود من چاہا عمل کرتے تھے حالانکہ یہ سمجھنا کفر ہے۔ ہاں اگر ظاہری اعتبار سے آپؐ کے کسی ارشاد کے برخلاف کسی صحابی کا عمل ثابت ہے تو یقیناً آپؐ کا کوئی

ارشاد بھی ان تک ضرور پہونچا ہوگا اور ساتھ ہی کوئی زوردار دلیل بھی جس نے ان کو عمل پر آمادہ کیا۔ اب اگر کوئی شخص خود کو صحابی سے زیادہ متقی، دیندار اور آپ ؐ کے حکم پر لبیک کہنے والا سمجھتا ہے تو سمجھا کرے ہم مقلد اس کی ہمت اپنے اندر نہیں پاتے۔

۵۔ تقلید میں کسی معاملہ میں اختلاف ہونے پر دوسروں کے در پہ جایا جاتا ہے:۔

قرآن شریف کی ایک آیت کا مفہوم ہے ''کسی معاملہ میں اگر اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کے دربار میں لے جاؤ'' یہ حکم ان مسئلوں میں ہے جس میں اللہ اور اس کے رسول کی بات بالکل واضح ہے جیسے سلسلہ رسالت ختم ہونے کا مسئلہ، گناہ کبیرہ کی وجہ سے ایمان ختم ہو جانے کا مسئلہ، حضرت علیؓ کے جانشین بنائے جانے کا مسئلہ وغیرہ رہے وہ مسئلے جس میں مراد اور منشاء میں ٹکراؤ ہے یا پوری وضاحت نہیں ہے اس کو دلائل کی مضبوطی اور اکثر صحابہؓ کے عمل کی بنیاد پر حل کیا جائے گا جیسے تین طلاق کا مسئلہ، تراویح کی رکعتوں کا مسئلہ، آپ ؐ کے جسمانی معراج ہونے کا مسئلہ وغیرہ۔ قرآن شریف میں بتلایا گیا طریقہ

اگر ہر مسئلہ میں کارگر ہوتا تو صحابہ کے درمیان آپس میں اختلاف ہی نہ ہوتا۔اس لئے ہر موقع پر مذکورہ آیت پیش کرنا دانشمندی نہیں۔

۶۔ تقلید میں صحیح حدیث کے مقابلے قیاس پر عمل ہوتا ہے :۔

تقلید میں صرف چند حدیثوں کے سامنے آنے پر ہی مسئلہ کی بنیاد نہیں رکھی گئی بلکہ قرآن شریف کی آیت، صحابہ کا عمل اور آپؐ کے دوسرے ارشادات ان سبھی پر خوب غور کر کے مسئلہ کو طے کیا گیا ہے جیسے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ اس میں قرآن شریف کا واضح حکم ''جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو (اعراف ۲۰۴) کئی صحابہ کا عمل اور آپؐ کے ارشادات کی روشنی میں یہ طے کیا گیا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھی جائے اب کوئی شخص ہم پر قیاس پر عمل کا الزام لگائے تو لگایا کرے ہمارے لئے قرآن کی رہنمائی مومن اندھے بہرے بن کر کسی حکم پر نہیں گرتے۔ (فرقان ۷۳) کافی ہے۔

۷۔ تقلید میں کئی بدعتوں کا ارتکاب ہوتا ہے :۔

نماز میں زبان سے نیت کرنا، نماز کے آخر میں اجتماعی دعا مانگنا، تسبیح

کے دانوں پر تسبیح پڑھنا۔اس قسم کی دسیوں بدعتیں مقلد کرتا ہے کیونکہ ان کا کوئی ثبوت حدیث میں نہیں ہے اگر کسی چیز کا حدیث میں نہ ہونا ہی بدعت ہے تو پھر مسجدوں میں قالینوں کا بچھانا، لاکھوں روپے خرچ کر کے دینی کانفرنسیں کرنا موبائل میں دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا بھی بدعت ہونا چاہئے حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ دین میں مدد کرنے والا ہر عمل بھی دین سمجھا جائے گا۔ہاں کسی جائز چیز کو سنت فرض سمجھنا بدعت ہوگا۔

۸۔ تقلید میں وسعت کو چھوڑ کر تنگی اختیار کی جاتی ہے:۔

مسجد میں عورتوں کو نماز پڑھنے کی اجازت زیور کی زکوۃ میں چھوٹ، تراویح کی رکعات میں چھوٹ جیسے مسئلوں میں تقلید کے اماموں نے آپ ﷺ کی جانب سے دی گئی سہولت سے محروم کر کے امت کو تنگی میں ڈالد۔یا یہ جملے وہی کہہ سکتا ہے جس کا مزاج احتیاط کو طاق میں رکھ کر آزادی کی راہ پر چلنے والا ہو۔ہمارے اماموں، نے الحمدللہ دلائل کی بنیاد پر مسائل میں اس مسئلہ کو اختیار کیا جو سب سے زیادہ احتیاط والا اور امت

کو فتنہ سے محفوظ رکھنے والا ہوا۔

۹۔ تقلید میں علماء کے استحصال کا شکار ہونا پڑتا ہے:۔

علماء اپنا تابع بنانے کے لئے شریعت میں دی گئی سہولت کو چھپاتے ہیں اپنے فائدے کے لئے لوگوں کا استحصال کرتے ہیں...... ایسے جملے وہی آدمی کہتا ہے جو علماء کے مرتبے سے واقف نہیں یا اس کا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑا ہے جو علماء کی شکل میں دنیادار لالچی ہیں۔ علماء وہی بات بتلاتے ہیں جو قرآن وحدیث کے لحاظ سے ان کو صحیح سمجھ میں آتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ کسی کے نفس سے ٹکرانے والی ہو جائے جس کی وجہ سے وہ علماء پر الزام لگاتا پھرے۔

۱۰۔ مرکز اسلام مکہ ومدینہ میں اکثر تقلید کے مخالف ہیں:۔

یہ وہ جھوٹ ہے جو زمانہ دارز سے لوگوں میں پھیلایا جارہا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ سعودیہ کے علماء مختلف فیہ مسائل میں خود کو امام نہ سمجھ کر امام احمد بن حنبلؒ کی رائے پر عمل کرتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ بہت

سے مسائل غیر مقلدین سے میل کھا جاتے ہیں۔ جہاں تک بات مرکز اسلام کی ہے تو اگر آپ چودہ سو سال پر پھیلے زمانہ کی تاریخ دیکھیں گے تو یقیناً دیکھ لیں گے کہ زیادہ مدت تک مرکز اسلام کے لوگوں نے امام ابو حنیفہؒ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق نماز پڑھی ہے۔

☆☆☆